5493-جہاد میں جانے کے لیے اجازت طلب کرنے کا حکم

سوال

جہاد میں جانے کے لیے والدین کی اجازت لینی کب واجب ہوتی ہے ؟

کیا اجازت اس وقت لی جاتی ہے جب کہ والدین کم عمر ہوں ، یا مالدار ہوں اور بہت زیادہ مال و دولت کے مالک ہوں ؟ اور کیا پھر بھی اجازت کی ضرورت ہے ؟

پسندیدہ جواب

اصلا توجہاد فرض کفایہ ہے کہ امت کے
کچھ افراد جہاد کریں تو باقی سے گناہ ساقط ہوجاتا ہے ، لھذا جب جہاد فرض کفایہ ہو
توجہاد میں جانے سے قبل مجاہد کے لیے اجازت لینا واجب ہے ، اس لیے اگر اس کے والدین
مسلمان ہوں تو ان سے اجازت لینی واجب ہے ، چاہے وہ غنی اور مالدار ہوں یا نہ ؛ کیونکہ
اس سلسلے میں وارد شدہ نصوص واضح اور صریح ہیں .

صحیحین میں عبداللہ بن عمرو رضی
اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد
میں جانے کی اجازت طلب کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" کیا تیرے والدین زندہ ہیں ؟

اس نے جواب دیا : جی ہاں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

" تو ان دونوں میں جہاد کرو "

اور امام احمد ، ابوداود اور ابن
حبان نے ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے یمن سے ہجرت کرنے والے ایک شخص کو والدین کی بنا پر واپس بھیج دیا اور اسے
فرمایا :

"کیا انہوں نے تجھے اجازت دی ہے ؟

تو اس نے کہا : نہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"ان کے پاس واپس جاؤ اور اجازت طلب
کرو اگر تو وہ اجازت دے دیں تو جہاد کرنا وگرنہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرو"

یہ تو اس وقت ہے جب جہاد فرض عین نہ
ہو بلکہ فرض کفایہ ہو، اور جب جہاد فرض عین ہو جائے تو پھر اجازت طلب کرنی واجب
نہیں، کیونکہ فرض عین والے امور میں کسی ایک سے بھی اجازت طلب نہیں لی جاتی.

اور جہاد اس وقت فرض عین ہوتا ہے جب
کوئی شخص میدان جہاد میں دشمن کے سامنے صف آراء ہو، یا پھر دشمن مسلمانوں کے علاقے
پر دھاوا بول دیں، یا امام اور خلیفہ اور امیر جہاد کو فرض عین کر دے، یا لڑائی کے
لیے نکلنے کا کہے، یا واقع کے اعتبار سے اس پر فرض عین ہو جائے، مثلا وہ عسکری امور
کا ماہر ہو یا کسی اسلحہ کا ماہر ہو جس کی مجاہدین کو ضرورت ہو اور وہ اس کے محتاج
ہوں، اور اس کے علاوہ کوئی اور اس کام کو بہتر طریقہ سے انجام نہ دے سکتا ہو.

واللہ اعلم .